FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 22۔اپریل 2016ء 14 رجب 1437 ہجری 22 شہادت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 92

عزت وذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تُو کہہ اے اللہ! جو سلطنت کا مالک ہے تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت لے لیتا ہے، جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تو یقیناً ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور بے جان سے جاندار نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ (آل عمران: 28,27)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں، کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔‘‘

’’اِلٰہ کہتے ہیں معبود، مقصود، مطلوب کو۔ کہ...... یہی سچی توحید ہے کہ ہر مدح وستائش کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی کو ٹھہرایا جاوے۔

’’اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف وگزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں، تو اس کا غیظ وغضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے...... جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے تو پھر اس کا قہراپنا رنگ دکھاتا ہے۔‘‘ (ڈائری حضرت مسیح موعود 25 دسمبر 1897ء)

’’دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباع سنت ضروری ہے مگر تلاش رقت بھی اتباع سنت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو...... مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبان عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔‘‘

’’نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہوسکتا۔‘‘

’’دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز وگداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز وگداز نہ ہوا سے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔‘‘

’’سب زبانیں خدا نے بنائی ہیں۔ چاہئے کہ اپنی زبان میں جس کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ نماز کے اندر دعائیں مانگے، کیونکہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے تا کہ عاجزی اور خشوع پیدا ہو۔ کلام الٰہی کو ضرور عربی میں پڑھو اور اس کے معنی یاد رکھو اور دعا بیشک اپنی زبان میں مانگو...... دعا کا وقت نماز ہے۔ نماز میں بہت دعائیں مانگو۔‘‘

’’یہ بھی یاد رکھو دعا اپنی زبان میں بھی کرسکتے ہو بلکہ چاہئے کہ مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں آدمی دعا کرے کیونکہ اس زبان میں وہ پورے طور پر اپنے خیالات اور حالات کا اظہار کرسکتا ہے اس زبان میں وہ قادر ہوتا ہے۔‘‘

(الفضل 21 جنوری 2016ء)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر وتوسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (صدر بیوت الحمد منصوبہ)

دعا کی خصوصی درخواست

روزنامہ الفضل کے پرنٹر اور پبلشر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ 30 مارچ 2015ء سے ماہنامہ انصار اللہ کے حوالہ سے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولا اور مقدمات میں ملوث تمام افراد کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کا عنوان کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ کچھ عرصہ میں بعض جمعوں کے خطبات میں، میں نے بعض کہاوتیں، حکایتیں یا بعض کہانیاں جو سبق آموز ہیں جو حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان فرمائیں، بیان کیں۔ سو ان روایتوں کو آج بیان کروں گا۔

س: حضرت مسیح موعود نے مالن کی مثال سے جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ایک مالن کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ اس کی دو لڑکیاں تھیں ایک کمہاروں کے گھر بیاہی ہوئی تھی دوسری مالیوں کے ہاں۔ جب کبھی بادل آتا تو وہ عورت دیوانہ وار گھبرائی ہوئی پھرتی تھی۔ اور کہتی کہ اگر بارش ہوگئی تو کمہارن کے برتن خراب ہو جائیں گے اگر نہ ہوئی تو مالیوں کی سبزی کا نقصان ہوگا۔ بظاہر تو یہ ہلکی پھلکی بات ہے حضرت مسیح موعود نے یہ مثال اس ضمن میں بیان فرمائی کہ قادیان کے دو آدمیوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور ایک دوسرے پر سرکاری عدالت میں نالش کر دی۔ پھر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کیلئے کہنے آ جاتا حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ دونوں میرے مرید ہیں اور ان سے تعلق بھی ہے کس کیلئے دعا کروں کہ وہ ہارے اور وہ جیتے۔ میں تو یہی دعا کرتا ہوں کہ جو سچا ہے وہ جیت جائے۔

س: والدین کی عزت واحترام کے بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ایک حکم کی طرف ایک بات کی طرف ہمیں توجہ دلائی اور وہ یہ کہ والدین کا عزت واحترام کرنا چاہئے۔ سوائے دین کے معاملے یعنی خدا تعالیٰ کے حکموں کے معاملے کے، والدین کی اطاعت کرنی چاہئے ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ جب دین کا معاملہ آئے تو بیشک یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں احترام تو آپ کا کرتا ہوں لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے اس لئے یہ بات ماننا میرے لئے مشکل ہے میری مجبوری ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے والدین کی عزت واحترام کے بارہ میں کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی۔اے اور ایم۔اے کروایا اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔ اس کا باپ اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے گیا تو کسی نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون بیٹھا ہوا ہے؟ تو ڈپٹی صاحب اس کی بات سن کر جھینپ گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے کہ یہ ہمارے ٹہلیا ہیں یعنی کھلانے والے ہیں۔

باپ کہنے لگا جناب میں ان کا ٹہلیا نہیں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں۔ ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے اس کو بڑی لعن طعن کی کہ اگر ہمیں پہلے بتا دیتے تو ہم اس کی مناسب تعظیم وتکریم کرتے۔

س: علم بغیر عمل کے کچھ نہیں۔ اس بارہ میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود سناتے تھے کہ ایک طبیب تھا جو بہت بڑا عالم تھا اس نے طب کا خوب مطالعہ کیا ہوا تھا علم حاصل کیا ہوا تھا اس نے رنجیت سنگھ کا شہرہ سنا تو دلی سے اس کے دربار میں پہنچا کہ شاید ترقی حاصل ہو۔ لیکن ان کا عملی تجربہ کچھ نہیں تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ سے وزیر نے اس کی سفارش کی۔ رنجیت سنگھ بڑا عقلمند آدمی تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ علم بغیر عمل کے کچھ نہیں اور کہا کہ تجربے کے لئے کیا غریب رنجیت سنگھ ہی رہ گیا ہے۔ بہتر ہے کہ حکیم صاحب کو انعام دے کر رخصت کر دیا جائے۔

س: حضرت مسیح موعود نے اخبار الحکم اور بدر کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں۔ جماعت کے دوست اس زمانے میں کثرت سے اخبارات خریدتے تھے بلکہ جو پڑھے لکھے نہیں تھے بعض دفعہ وہ بھی خریدتے تھے اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک ذریعہ ہے۔

س: ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کے بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہر احمدی کو ایم ٹی اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے دوسرے دعوت الی اللہ کے لئے جو ایم۔ٹی۔اے اور ویب سائٹ پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کے بعض دفعہ موقع ملتا ہے دیکھنے چاہئیں دوستوں کو ان کا تعارف کروانا چاہئے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔

س: ہمیں کن لوگوں سے اپنے تعلقات استوار کرنے چاہئیں؟

ج: فرمایا! بعض لوگ خواہش رکھتے ہیں کہ باقاعدہ نماز پڑھنے والے ہوں لیکن پھر ایسے لوگوں کی صحبت میں چلے جاتے ہیں جو سست ہیں اور نتیجۃً خود یہ لوگ بھی سست ہو جاتے ہیں۔ یہ اثر لاشعوری طور پر پڑ رہا ہوتا ہے۔ پس تعلقات بنانے کے لئے بھی ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جن کی دینی حالت اچھی ہو جو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے ہوں اور پابند ہوں۔ پس عمومی طور پر ہر جگہ ہی ہر احمدی کو سست لوگوں سے مناسبت رکھنے کی بجائے چست لوگوں سے active لوگوں سے جماعت کے فعال لوگوں سے مناسبت رکھنی چاہئے ان سے تعلق رکھنا چاہئے اور جب یہ مناسبت قائم ہو جائے اور چست لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا تو سست بھی پھر چست ہو جائیں گے۔

س: حضور انور نے ربوہ اور قادیان کے احباب کو نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! میں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔ اسی طرح وہاں بیوت الذکر بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں کہ بیوت الذکر کو آباد کریں۔ اسی طرح بہت سے ایسے لوگ جو جماعت کے نظام کے بارے میں غلط خیالات رکھتے ہیں ان سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔ پس ربوہ کے شہریوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے جو کمزور ہیں وہ کمزوروں کا اثر لینے کی بجائے ان لوگوں کا اثر لیں جن کا جماعت سے مضبوط تعلق بھی ہے اور جو نماز میں بھی باقاعدہ ہیں۔

س: ایک شخص کے حضرت مسیح موعود سے معجزہ دکھانے کے سوال پر آپ نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں معجزہ دیکھنا چاہتا ہوں اگر مجھے فلاں معجزہ دکھا دیا جائے تو میں آپ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے اسے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مداری نہیں، وہ کوئی تماشا نہیں دکھاتا بلکہ اس کا ہر کام حکمت سے پُر ہوتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جو معجزے پہلے دکھائے گئے تھے ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ آپ کے لئے اب کوئی نیا معجزہ دکھایا جائے۔ انسانی فطرت کی کمزوری اس کو بھی ناپسند کرتی ہے بلکہ شاید اسے بدتہذیبی قرار دیتی ہے وہ جائز سمجھتی ہے کہ سستی اور غفلت میں مبتلا چلی جائے بلکہ سستی اور غفلت میں ہمیشہ پڑی رہے اور کوئی اس سے اتنا بھی سوال نہ کرے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک ادا کیا ہے ہاں جب وہ کوئی تماشا دیکھنا چاہے اس وقت وہ تماشا ضرور دکھا دیا جائے یہ انسان کی فطرت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان بیہودہ مطالبوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور نہ اس کے انبیاء دیتے ہیں۔ بے شمار نشانات ہیں اگر ماننا ہو تو نیک فطرتوں کے لئے وہی کافی ہوتے ہیں۔

س: حضرت مصلح موعود نے فقیر کی مثال سے جماعتی کام کرنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک فقیر تھا جو اکثر اس کمرے کے سامنے جہاں پہلے محاسب کا دفتر تھا بیٹھا کرتا تھا جب اسے کوئی آدمی آتا ہوا نظر آتا تو کہتا کہ ایک روپیہ دے دو پھر کہتا اٹھنی ہی سہی پھر کہتا چونی ہی سہی جب اس کے مقابلے پر آ جاتا تو کہتا دو آنے ہی دے دو جب اس کے پاس سے گزر کر دو قدم آگے چلا جاتا تو کہتا ایک آنہ ہی سہی جب کچھ اور آگے چلا جاتا تو کہتا ایک پیسہ ہی دے دے پھر کہتا دھیلہ ہی سہی۔ پھر کہتا کہ پکوڑا ہی دے دو آخر پر کہتا مرچ ہی دے دو۔ وہ روپے سے شروع کرتا اور مرچ پر ختم کرتا اسی طرح کام کرنے والوں کو بھی یہی سمجھنا چاہئے کہ کچھ نہ کچھ تو ہمارے ہاتھ آ جائے اگر پہلی دفعہ سو میں سے ایک کی طرف توجہ کرے گا تو اگلی دفعہ دو ہو جائیں گے اس سے اگلی دفعہ چار ہو جائیں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ بڑھتے جائیں گے۔ پس کام کرو اور پھر نتیجہ دیکھو۔ جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجہ کے ہو سکتے ہیں لیکن جن کے من ٹھیک نہ ہوں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کام کرتے ہیں لیکن نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہنے سے ان کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم نے تو اپنی طرف سے پوری محنت کی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم سے دشمنی نکال لی۔ یہ کہنا کس قدر حماقت اور بیوقوفی ہے۔ گویا اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو کام ہم کرتے ہیں اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ مرتب ہوتا ہے لیکن اچھے یا برے نتیجہ کا دارومدار ہمارے اپنے کام پر ہوتا ہے۔

س: قبولیت دعا کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ گداگر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نرگدا اور دوسرا خرگدا۔ خرگدا وہ ہوتا ہے جو کسی کے دروازے پر جا کر آواز دیتا ہے کہ کچھ دو اگر کسی نے کچھ ڈال دیا تو لے لیا نہیں تو دو تین آوازیں دے کر آگے چلے گئے۔ مگر نرگدا وہ ہوتا ہے کہ جب تک نہ ملے ٹلتا نہیں۔ اس قسم کے گداگر لئے بغیر پیچھا ہی نہیں چھوڑتے اور ایسے گداگر بہت ہی تھوڑے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نرگدا بنے اور مانگتا چلا جائے اور خدا کے حضور دھونی رما کر بیٹھ جائے اور ٹلے نہیں جب تک کہ خدا کا فعل یہ ثابت نہ کر دے کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے۔

س: حضور انور نے کن کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم قمر الضیاء صاحب ولد مکرم محمد علی صاحب ساکن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کا جو مورخہ یکم مارچ 2016 کو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کلاس میدان عمل میں آرہی ہے۔ میدان عمل میں آنے کے بعد آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔

آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ میں تمام عمر خدا تعالیٰ کے دین کے پھیلانے اور اشاعت کے لئے وقف رکھوں گا۔ یہ کوئی چھوٹا سا عہد نہیں ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ یہ عہد اس وقت تک نہ نبھایا جا سکتا ہے جب تک اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے عمل کو ہر لحہ پر کھنے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اور پھر اس عہد کی تکمیل اُس وقت ہوگی جب آپ میں، ہر ایک میں یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگوں نے دین حق کی تعلیم کا کامل نمونہ بنناہے۔ اور نمونہ بنے بغیر نہ آپ کسی کی تربیت کر سکتے ہیں اور نہ دعوت الی اللہ کر سکتے ہیں۔

ایک مربی کو یاد رکھنا چاہئے کہ نہ آپ کی تربیت میں کوئی اثر ہو سکتا ہے، نہ آپ کی دعوت الی اللہ میں کوئی اثر ہو سکتا ہے جب تک کہ آپ کی توجہ نوافل کی طرف نہیں ہوتی، دعاؤں کی طرف نہیں ہوتی، نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف نہیں ہوتی۔ یاد رکھیں کہ مربی کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ جو نصیحت کر رہے ہیں، جو تقریر آپ کر رہے ہیں، (اس کے حوالہ سے) اپنے بھی جائزے لیتے رہیں کہ کیا میں اس پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا ہوں۔ جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے جو کچھ جامعہ میں پڑھ لیا وہ کافی ہے۔ اس علم میں آپ نے اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔ یہ جامعہ میں پڑھنا آپ کے علم کی انتہا نہیں ہے۔

جب تک آپ میں کامل فرمانبرداری نہیں ہوگی، نہ آپ کے علم میں ترقی ہو سکتی ہے۔ نہ آپ کی عقل میں ترقی ہو سکتی ہے۔ نہ آپ کو باتیں کرنے کا سلیقہ آ سکتا ہے۔ کامل فرمانبرداری کا جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اس کے حکموں کی تلاش کرو۔ رسول کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے رسول کے حکموں کی تلاش کرو۔ یہی چیزیں آپ کو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود کے کلام کی طرف متوجہ کریں گی۔ پھر خلفاء کی باتوں کی طرف توجہ دیں کہ کیا کہا؟ اور خلیفۂ وقت کیا کہہ رہا ہے؟

جماعت احمدیہ میں تو خلافت کا ایک خوبصورت نظام ہے کہ اپنے نکتے نکال کے خلیفۂ وقت کو پیش کر سکتے ہیں اور پھر ان پہ اپنی بنیاد رکھ کر اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں اور دوسروں کو اس علم سے فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کے خطبات یا کوئی بھی باتیں ہوں ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں، ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔ یہ وحدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے نظام کے ذریعہ سے عطا فرمائی ہے

اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہو۔ اگر اپنی عقلوں کو اس سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو فرمانبرداروں کی فہرست میں سے نکل جائیں گے۔

دنیا یہ کہتی ہے کہ آزادیٔ رائے کی بہت بڑی اہمیت ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاں آزادی رائے دنیا کے امن اور سکون کو برباد کر رہی ہے وہاں اس کو حد لگا دو۔
پس اس لحاظ سے دینی تعلیم میں بھی ہمیں اپنی عقل اور اپنے نظریات کو وہاں حد لگا دینی پڑے گی جہاں خلیفۂ وقت نے بعض فیصلے کر دیے ہیں۔

یاد رکھیں کہ آپ کے سپرد نظام کی حفاظت بھی ہے اور نظام کی حفاظت کے لئے تو سب سے بڑھ کر خود آپ کو نظام کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اطاعت کے بھی بڑے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اختلافات ضرور ہوتے ہیں لیکن ان اختلافات کو نظام میں دراڑیں ڈالنے کی وجہ نہیں بنا لینی چاہئے۔ اطاعت سے باہر نکلنے کا ذریعہ نہ بنالیں۔ بلکہ جو بھی اولوالامر ہے اس تک اپنا اختلاف پہنچا دیں۔ نہیں تو خلیفۂ وقت تک پہنچا دیں اور اس کے بعد نظام جس طرز پر آپ سے کام کرنے کی جو توقع کر رہا ہے اس کے مطابق کام کرتے چلے جائیں۔

جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی شاہد کلاس کے طلباء کی تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زریں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب۔ فرمودہ 17/اکتوبر 2015ء بمقام جامعہ احمدیہ Riedstadt، جرمنی

تشہد، تعوذ سورۃ فاتحہ اور سورۃ سجدہ کی آیت نمبر 34 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

الحمدللہ کہ آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی یہ پہلی کلاس سات سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں آرہی ہے۔ لیکن میدان عمل میں آنے کے بعد آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ آپ کی بعض باتیں، بعض عمل، بعض حرکتیں جن سے ایک طالب علم ہونے کی وجہ سے صرف نظر کیا جاتا تھا، اب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اب طالب علم تو بے شک آپ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم علم حاصل کرتے رہو اور حدیث کے مطابق بھی انسان جب تک لحد تک نہیں پہنچ جاتا تب تک اسے علم حاصل کرتے رہنا چاہئے لیکن ساتھ ہی آپ سے یہ توقع بھی کی گئی ہے کہ اب آپ استاد بھی ہیں۔ جو علم آپ نے حاصل کیا اور جو آئندہ حاصل کرنا ہے اس کو آپ نے آگے پھیلانا بھی ہے۔ اور اس علم کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ سے ایک توقع رکھی ہے۔ آپ ایک ایسا گروہ ہیں جس نے دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا، تفقُّہ فی الدین پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اب آپ کا یہ کام ہے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو پھر اس کو پھیلاتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ قول کے لحاظ سے سب سے احسن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ عمل صالح کرتا ہے اور پھر یہ اعلان کرتا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس یہ بہترین مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک (فرمانبردار) کے لئے دی ہے۔ ایک مومن کی خصوصیات کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ لیکن وہ جنہوں نے زندگی وقف کی ہو، جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کا ہر لحہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے، ان کو پھیلانے، ان کی (دعوت الی اللہ) کرنے پر خرچ کرنا ہے انہیں اس مثال کو خاص طور پر اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنانا چاہئے۔

آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ میں تمام عمر خدا تعالیٰ کے دین کے لئے، تعلیم کے پھیلانے اور اشاعت اور (دعوت الی اللہ) کے لئے وقف رکھوں گا۔ یہ کوئی چھوٹا سا عہد نہیں ہے۔ یہ معمولی عہد نہیں ہے۔ آپ لوگ اب صاحب علم کہلانے والے ہیں۔ رپورٹ میں بھی پیش کیا گیا۔ آپ لوگوں نے ترجمہ قرآن بھی پڑھا اور تفسیریں بھی پڑھیں۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ عہد کی کیا اہمیت ہے؟ اور ہر عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہ عہد جو خاص طور پر خدا تعالیٰ سے آپ نے کیا ہے اس کے بارے میں تو آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ پوچھا جانے کا خوف ہر وقت طاری رہنا چاہئے اور اس کی ادائیگی کے لئے ہر وہ کوشش جو انسان کے بس میں ہے، جو ممکن ہے وہ کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اس طرف بہت توجہ دیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ یہ عہد اس وقت تک نہ نبھایا جا سکتا ہے جب تک اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے عمل کو ہر لحہ پر کھنے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اور پھر اس عہد کی تکمیل اُس وقت ہوگی جب آپ میں، ہر ایک میں یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگوں نے (دین حق) کی تعلیم کا کامل نمونہ بننا ہے۔ اور نمونہ بنے بغیر نہ آپ کسی کی تربیت کر سکتے ہیں اور نہ (دعوت الی اللہ) کر سکتے ہیں۔ پس اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ ان اعمال کی فہرست بنانی ہوگی۔ ان اوامر اور نواہی کی فہرست

بنانی ہوگی جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔ اپنی دینی حالت کی درستگی کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اب یہ نہیں ہوگا کہ نماز میں اگر سستی ہوگئی، نوافل میں اگر سستی ہوگئی تو کوئی حرج نہیں۔

ایک مربی کو، ایک (-) کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا کوئی کام، اول تو کسی کا بھی نہیں ہوسکتا، لیکن آپ کے کام جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتے۔ نہ آپ کی تربیت میں کوئی اثر ہوسکتا ہے، نہ آپ کی (دعوت الی اللہ) میں کوئی اثر ہوسکتا ہے جب تک کہ آپ کی توجہ نوافل کی طرف نہیں ہوتی۔ دعاؤں کی طرف نہیں ہوتی، نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف نہیں ہوتی۔ پس جہاں تربیت کے لئے آپ کو جہاں بھی آپ متعین ہوں اپنے یہ نمونے پیش کرنے ہیں کہ پانچ وقت کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے، وہاں دعا کے ذریعے سے (بھی کام لینا ہے)۔ یہ چیز ظاہر تو نہیں ہوتی۔ نمازیں پانچ وقت کی ادائیگی ہے وہ لوگوں کو نظر آرہی ہے۔ لگ رہا ہے کہ مربی صاحب آئے ہیں، (بیت الذکر) میں آئے ہیں یا سنٹر میں آئے ہیں اور نماز باجماعت ہورہی ہے۔ لیکن نوافل ایسی چیز ہے جس کا علم خالصتاً اللہ تعالیٰ کو ہے یا پھر شادی کے بعد آپ کی بیویوں کو ہوتا ہے یا گھر والوں کو علم ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ عبادت ایسی ہے جو مخفی عبادت ہے۔ اس لحاظ سے کہ لوگوں کے سامنے نہیں ادا کی جارہی۔ لیکن اس کی اہمیت بے انتہا ہے۔ فرائض کی کمی کو نوافل سے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور انسان کس طرح یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ اس نے ہر قسم کے فرائض ادا کردیے ہیں۔ جب یہ دعویٰ ہی نہیں کہ فرائض ادا کردیے اور خاص طور پر وہ فرائض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور پھر وہ فرائض جن کا معیار ایک جگہ پر قائم نہیں رہتا بلکہ ہر لمحہ اور ہر دن انسان کی علمی اور روحانی ترقی کے ساتھ وہ معیار بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی علم نہیں کہ آیا وہ معیار بڑھا بھی ہے کہ نہیں تو اس کے لیے کس قدر دعاؤں کی ضرورت ہے اور وہ دعائیں صرف اللہ تعالیٰ کے حضور خالص ہوتے ہوئے، اس کے آگے جھکتے ہوئے، اپنے دن اور رات اس کی طرف توجہ رکھتے ہوئے ہی انسان کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو کمیاں رہ گئی ہیں وہ پوری ہوجائیں۔

پھر ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ مربی اور (-) کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ جو نصیحت کر رہے ہیں، جو تقریر آپ کر رہے ہیں، خطبے میں آپ لوگوں کو جو سمجھا رہے ہیں (اس کے حوالہ سے) اپنے بھی جائزے لیتے رہیں کہ کیا میں اس پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا ہوں۔ جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جب یہ ہوگا تو بات میں اثر بھی ہوگا۔ لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ پہلے جیسا میں نے کہا آپ کی بعض باتوں سے ایک طالب علم سمجھ کے صرف نظر ہوجاتا تھا۔ لیکن اب لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے اور آپ کے نمونے سے کسی کی اصلاح بھی ہوسکتی ہے اور ٹھوکر بھی لگ سکتی ہے۔ پس لوگوں کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے، افراد جماعت کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے، جماعت کے ہر طبقے کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے اپنے نمونے ایسے رکھیں کہ کسی کی آپ پر انگلی نہ اٹھے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ مربی صاحب یا ہمارے فلاں (-) کے فلاں عمل میں یہ کمزوری ہے یا کمی ہے جس کی وجہ سے فلاں کو ٹھوکر لگی ہے یا مجھے ٹھوکر لگی ہے یا میرے دل میں بعض باتوں کے بارے میں انقباض پیدا ہوا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ لوگ آپ کے ہر قول وفعل کو بہت گہری نظر سے دیکھتے ہیں اور دیکھیں گے۔ اس لئے اپنے نمونے قائم کرنے کی کوشش کریں۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ جامعہ احمدیہ جرمنی سے پاس ہونے والی یہ پہلی کلاس ہیں۔ اس لحاظ سے بھی لوگوں کی نظر آپ پر ہوگی کہ یہ پہلی کلاس فارغ ہوئی ہے دیکھیں کہ یہ میدان عمل میں کس طرح کام کرتے ہیں؟ کیا ان کی ٹریننگ ہے؟ کیا ان کا علم ہے؟ کیا ان کی تربیت ہے؟ اور پھر آپ کی حالت کو دیکھ کر جماعت پہ تو حرف آتا ہی ہے اس سے پہلے آپ کی انتظامیہ پر بھی حرف آئے گا۔ پس یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں استاد کی عزت کا سوال ہے **ایک ذمہ داری آپ کی بھی یہ ہے کہ اپنے استادوں کی عزت کو قائم رکھنے کے لئے اب آپ نے میدان عمل میں بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔** ورنہ لوگ یہی کہیں گے کہ یہ طلباء جو نکلے ہیں، یہ لاٹ جو نکلی ہے ان کی یہ تربیت ہے یا یہ حالت ہے۔ اگر کوئی برائی اور کمی اور کمزوری ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کے پڑھانے والے بھی ایسے ہی ہوں گے۔ جو انتظامیہ ہے وہ بھی ایسی ہوگی۔ جو جماعتی نظام ہے وہ بھی کمزور ہی ہوگا تبھی یہ لوگ کمزور حالت میں نکلے ہیں۔ پس ہر لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو آپ کو دیکھنا ہوگا، پرکھنا ہوگا، سوچنا ہوگا۔

پھر اسی طرح جو آپ کے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لئے بھی آپ نے مثال قائم کرنی ہے، نمونے قائم کرنے ہیں۔ گویا کہ پہلی کلاس ہر لحاظ سے جسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ Trend Setter، وہ ہوتی ہے۔ آپ نے ہی رجحانوں کو متعین کرنا ہے۔ آپ نے ہی پچھلوں کو بھی راستے دکھانے ہیں اور وہ نمونے قائم کرنے ہیں جس سے پیچھے آنے والی کلاسیں جو ہیں وہ بھی یہ معیار قائم کریں کہ ہماری پہلی کلاس باوجود بہت ساری مشکلات میں سے گزرنے کے، باوجود بہت ساری سہولیات کی کمی کے ایک اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے نکلی ہے اور انہوں نے میدان عمل میں بھی اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اور اب ہم نے بھی ان سے بڑھ کر اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں یا کم از کم ان کے برابر قائم کرنے ہیں۔ پس ایک نسل کے بعد دوسری نسل یا ایک کلاس کے بعد دوسری کلاس ان معیاروں کو دیکھے گی اور آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی تبھی وہ معیار قائم ہوسکتے ہیں جن کی توقع حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے افراد سے کی ہے۔ جن کی توقع (-) اور مربیان سے کی جاسکتی ہے۔ ورنہ آگے بڑھنے کی بجائے ترقی معکوس ہوجاتی ہے۔ پچھلی طرف جانا شروع ہوجاتے ہیں اور معیار گرتے چلے جاتے ہیں۔

ابھی رپورٹ میں انہوں نے مولانا عبدالکریم صاحب اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کا بتایا ان کے کیا معیار تھے؟ علم ومعرفت میں بڑھے ہوئے تھے۔ عاجزی اور انکساری میں بڑھے ہوئے تھے۔ وفا میں بڑھے ہوئے تھے۔ پس یہ نمونے ہمیں قائم کرنے ہوں گے تبھی ہم اپنے اُس معیار کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ تبھی اپنے اس مقام کو قائم رکھ سکتے ہیں جس مقام پر اللہ اور اس کا رسول ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس مقام کو حاصل کرنے کے لئے بار بار حضرت مسیح موعود نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ پس ان چیزوں کو یاد رکھیں۔

پھر ایک اور اہم بات ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ علم تو من المھد الی اللحد تک انسان حاصل کرتا ہے۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے جو کچھ جامعہ میں پڑھ لیا وہ کافی ہے۔ اس علم میں آپ نے اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔ یہ جامعہ میں پڑھنا آپ کے علم کی انتہا نہیں ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ مختلف جامعات میں یہ کہہ چکا ہوں شاید آپ کو بھی کہا ہو کہ یہ سات سال تو آپ کو یہ ٹریننگ دی گئی ہے کہ پڑھنے کے طریق کیا ہیں؟ کس طرح آپ نے پڑھنا ہے؟ کس طرح آپ نے علم میں اضافہ کرنا ہے؟ کن کن مضامین میں دلچسپی پیدا کرنی ہے؟ کون کون سے مضامین ہیں جو آپ کی تربیت میں آپ کے کام آسکتے ہیں؟ کون سے مضامین ہیں جو آپ کی (دعوت الی اللہ) میں آپ کے کام آسکتے ہیں؟ قرآن کریم تو بہرحال ایک ایسی کتاب ہے جو تربیت کے لئے بھی، اصلاح نفس کے لئے بھی، اپنی اصلاح کے لئے بھی، دوسروں کی اصلاح کے لئے بھی، اپنی تربیت کے لئے بھی، دوسروں کی تربیت کے لئے بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح (دعوت الی اللہ) کے لئے ہے۔ (دعوت الی اللہ) کے لیے ہر میدان میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مضامین بیان فرمائے ہیں۔ ہر مضمون کے مضامین بیان فرمائے ہیں جس میں آپ اگر بڑھنے کی کوشش کرتے رہے تو ہر میدان میں آپ کی کامیابیاں ہیں۔ ترقی کرنے والے ہیں۔ پس اس طرف بھی توجہ دیں۔

پھر آج کل دنیا کی نظر (دین حق) پر بہت زیادہ ہے۔ سوال کئے جاتے ہیں کہ (دین حق) کی تعلیم کیا ہے؟ (دین حق) کیا کہتا ہے؟

......آپ نے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ ......آپ نے اس کے پیار اور محبت کے نمونے کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور اس کے لئے پھر آپ کو دینی علم کے ساتھ ساتھ حالات حاضرہ کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔

آپ کو علم ہونا چاہئے کہ آپ کے ملک میں کیا ہورہا ہے؟ جہاں بھی آپ متعین ہیں، ضروری نہیں کہ آپ جرمنی سے فارغ ہوئے ہیں، جرمنی میں ہی رہ جائیں۔ جہاں بھی متعین ہوں گے وہاں کے ملکی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے۔ دنیاوی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کیا کچھ ہورہا ہے؟ اور اس کا حل کیا ہے؟ بہت سے بلکہ اکثریت ہی سوالات ہیں جن کا حل جب آپ قرآن کریم پڑھیں گے، اس میں سے تلاش کریں گے تو قرآن کریم میں سے حل ملتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں سے آپ کی احادیث میں سے حل ملتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کے کلام میں وہ حل موجود ہے۔ تو یہ تلاش کریں اور پھر اسی طرح جو موجودہ حالات ہیں، جو دنیا کے حالات ہیں آپ ان میں اپنے علم میں اضافہ کرتے چلے جائیں۔ اس کے بارے میں ہمیں حضرت مصلح موعود کا مہیا کردہ جو لٹریچر ہے، تقاریر ہیں، خطبات ہیں، ان میں کافی موضوعات ایسے مل جاتے ہیں جن کو اگر آپ پڑھیں تو آپ کو ایک آئیڈیا مل جاتا ہے۔ ایک تصور نہیں بلکہ ایک بنیادی ڈھانچہ مل جاتا ہے کہ یہ سوال اس طرح حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک طریق کار وضع کرنے کا آپ کو اصول مل جاتا ہے۔ ان اصولوں پہ چل کے پھر آگے آپ اس بات کو موجودہ حالات کے مطابق پھیلا بھی سکتے ہیں۔ اس لئے اس کو پڑھنے کی بہت کوشش کریں۔

پھر جیسا کہ میں نے آیت پڑھی تھی۔ آیت میں ہے کہ اننیْ ...... یہ بہت اہم نکتہ ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ جو تلاوت کی گئی اس میں بھی یہی لفظ استعمال ہوا تھا۔ جب تک آپ میں کامل فرمانبرداری نہیں ہوگی، نہ آپ کے علم میں ترقی ہوسکتی ہے۔ نہ آپ کی عقل میں ترقی ہوسکتی ہے۔ نہ آپ کو باتیں کرنے کا سلیقہ آسکتا ہے۔ بلکہ اس کے الٹ ہوگا۔ تکبر بھی پیدا ہوگا اور علم سے دوری بھی ہوگی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ کامل فرمانبرداری شاید علم کو روکنے کا باعث ہے۔ حالانکہ کامل فرمانبرداری کا جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے حکموں کی تلاش کرو۔ رسول کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے رسول کے حکموں کی تلاش کرو۔ یہی چیزیں آپ کو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود کے کلام کی طرف متوجہ کریں گی۔ پھر خلفاء کی باتوں کی طرف توجہ دیں کہ کیا کہا؟ اور خلیفۂ وقت کیا کہہ رہا ہے؟ اور جب یہ کامل اطاعت ہوگی تو آپ کی علم ومعرفت بھی بڑھے گی ورنہ تکبر ہے۔

کامل فرمانبردار کون ہوتے ہیں؟ جیسا کہ میں نے کہا، وہی جو اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں۔ رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں۔ خلافت کی اطاعت کرنے والے ہیں اور درجہ بدرجہ جو بھی اولی الامر ہے اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اگر اطاعت نہیں، فرمانبرداری

نہیں تو پھر آپ کی نہ تربیت نتیجہ خیز ہوسکتی ہے، نہ (دعوت الی اللہ) نتیجہ خیز ہوسکتی ہے۔ ہر ایک کا قبلہ اپنا اپنا ہوگا اور جب قبلے مختلف ہو جائیں تو اکائی نہیں رہتی، وحدت نہیں رہتی اور جب وحدت نہیں رہتی تو پھر نہ ہی کسی کام میں برکت پڑتی ہے، نہ ہی اس کام کے نیک نتائج نکل سکتے ہیں۔

پس یہ جو بعض لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ شاید اطاعت ہمیں علم سے محروم کر رہی ہے، اطاعت ہمیں سوچ سے محروم کر رہی ہے، اطاعت ہمیں آگے بڑھنے سے محروم کر رہی ہے، یہ غلط ہے۔ اطاعت سے ہی یہ ساری چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور صرف اپنے لیے نہیں بلکہ لوگوں کو بھی آپ آگے بڑھاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے تو یہی فرمایا ہے ناں کہ اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ کس بارے میں؟ کہ ان احکامات کی تلاش کرو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَبِقُوا ...... (البقرۃ: 149)۔ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ فَاسْتَبِقُوا ...... نیکیوں میں آگے بڑھو سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ جب تک تم آگے بڑھ رہے ہو تو پھر اپنے ساتھ ان کے بھی ہاتھ پکڑو جو پیچھے تمہارے ساتھی ہیں۔ ایک سیڑھی پر تم چڑھ رہے ہو، قدم رکھا ہے تو دوسرا تمہارا کمزور بھائی ہے اس کا ہاتھ پکڑو، اس کو بھی کھینچ کر اوپر لاؤ۔ اب یہ اطاعت، اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت آپ نے کی۔ اس کی وجہ سے جہاں اپنے آپ کو نیکیوں میں بڑھایا وہاں اپنے بھائی کو بھی نیکیوں میں بڑھایا۔ گویا کہ ایک chain ہے جو اس مضمون کو صحیح طرح سمجھنے سے بنتی ہے اور پھر ایک جماعت کی وحدت اور اکائی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھیں۔ مختصراً میں بعض باتیں بتا رہا ہوں۔ ان پر غور کریں اور دیکھیں کہ کس طرح آپ نے اپنی زندگیوں کو سنوارنا ہے اور دوسروں کی زندگیوں کو سنوارنا ہے؟

کامل فرمانبرداری، کامل اطاعت ماحول میں، معاشرے میں امن بھی پیدا کرتی ہے۔ تحفظ بھی مہیا کرتی ہے۔ اپنی غلطیوں کی طرف نشاندہی بھی کرواتی ہے۔ دوسروں کے الزامات سے بھی بچاتی ہے۔ کامل اطاعت اگر آپ کر رہے ہوں اَطِيْعُوا اللّٰہ ...... (النساء:60) پر چل رہے ہوں، اولی الامر کی طرف دیکھ رہے ہوں تو بہت سارے فسادوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ بہت سارے جھگڑوں سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ آپ کو علم حاصل کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ آپ کی سوچوں پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ قرآن کریم پر غور کرو، فکر کرو، تدبر کرو۔ رسولؐ نے بھی یہی فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا۔ لیکن تدبر کرنے سے یہ مراد نہیں کہ جب آپ کے نزدیک کوئی بھی نکتہ جو آپ نے نکالا، کوئی ذوقی نکتہ ہے تو وہی حرف آخر ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں تو خلافت کا ایک خوبصورت نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا کیا ہوا ہے کہ اپنے نکتے نکال کے خلیفۂ وقت کو پیش کر سکتے ہیں اور پھر ان پہ اپنی بنیاد رکھ کر اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں اور دوسروں کو اس علم سے فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں۔

جس طرح آج آپ اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہوئے ڈائری میں باتیں نوٹ کر رہے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کے خطبات یا کوئی بھی باتیں ہوں ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں، ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔ بہت سارے مربیان ہیں جو مثلاً خطبات نوٹ کرتے ہیں اور پھر اپنی رپورٹس میں ذکر کرتے ہیں کہ سارا ہفتہ انہوں نے جو بھی درس دیئے ان میں ان خطبات میں سے کوئی نہ کوئی نکتہ وہ بیان کرتے رہتے ہیں۔ پھر اگلے ہفتے کوئی اور نکات مل جاتے ہیں تو ان نکات سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اور جب وہ دہراتے ہیں تو جماعت کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پس تربیت میں بھی ایک اکائی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وحدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے نظام کے ذریعہ سے عطا فرمائی ہے اور اس کی حفاظت کرنا اور اس کی حفاظت کے لئے اول درجے پر اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دینا یہ تمام مربیان اور (-) کا فرض ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جو خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ **آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خلیفۂ وقت کی آواز کو آگے پہنچانا ہے۔** پس اس لحاظ سے بھی آپ کو ہر بات کو نوٹ کر کے جب اس کو آگے پہنچانا ہے تو ظاہر ہے جب آگے پہنچانا ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ کہیں کہ آگے پہنچا دو۔ **ایک ڈاکیہ کا کام آپ نے نہیں کرنا۔ اس پیغام کو خود سمجھنا ہے، اپنے اوپر لاگو کرنا ہے اور پھر پہنچانا ہے۔** تبھی آپ کو بھی فائدہ ہوگا اور جن کو آئندہ پہنچا رہے ہیں ان کو بھی فائدہ ہوگا۔ اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہو۔ اگر اپنی عقلوں کو اس سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو ...... کی فہرست میں سے نکل جائیں گے۔ اس لئے حدیں مقرر کرنی ہوتی ہیں۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ آزادئ رائے کی بہت بڑی اہمیت ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاں آزادئ رائے دنیا کے امن اور سکون کو برباد کر رہی ہے وہاں اس کو حد لگا دو۔ پس اس لحاظ سے دینی تعلیم میں بھی ہمیں اپنی عقل اور اپنے نظریات کو وہاں حد لگا دینی پڑے گی جہاں خلیفۂ وقت نے بعض فیصلے کر دیے ہیں۔ تبھی آپ امن میں رہ سکتے ہیں۔ تبھی آپ کو سلامتی ملے گی۔ تبھی آپ کو تحفظ ملے گا۔

باقی جہاں تک علم ہے میں کئی دفعہ یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ علم کے لحاظ سے شاید بعض غیر احمدی مولوی ہمارے علماء سے بعض باتوں میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے علم میں برکت نہیں ہے۔ ان کا علم بے فائدہ ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے علم نے ان کو اطاعت سے باہر کر دیا۔ ان کو علم نے یہ نہیں بتایا کہ نظام کی کیا اہمیت ہے؟ جب انسان ایک نظام سے باہر نکلتا ہے تو پھر وہاں علم فائدہ دینے کے بجائے نقصان دینے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے عمل صالح کی طرف بھی توجہ دلائی۔

عمل صالح کیا ہے؟ عمل صالح یہ ہے کہ ہر کام اس کے صحیح مقام کو سمجھتے ہوئے کیا جائے۔ ہر کام کو صحیح جگہ پر کیا جائے اور صحیح وقت پر کیا جائے۔ بظاہر بعض نیک کام ہیں لیکن اگر وہ صحیح وقت پر نہیں ہو رہے۔ اور ان کے نیک نتائج حاصل نہیں ہو رہے تو عمل صالح نہیں رہے گا۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اپنے علم کو ہمیشہ عمل صالح کے تابع رکھیں۔ یہ بھی بہت ضروری ہے۔

پھر یہ یاد رکھیں کہ آپ کے سپرد نظام کی حفاظت بھی ہے اور نظام کی حفاظت کے لئے تو سب سے بڑھ کر خود آپ کو نظام کی حفاظت کرنی ہوگی اور نظام کی حفاظت کے لئے بات پھر وہیں لوٹتی ہے کہ پھر آپ کو اطاعت کے بھی بڑے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اگر آپ لوگ نظام کی حفاظت نہیں کریں گے تو دوسروں کو نظام کی حفاظت کی تلقین بھی نہیں کر سکتے۔ اختلافات ضرور ہوتے ہیں لیکن ان اختلافات کو نظام میں دراڑیں ڈالنے کی وجہ نہیں بنا لینی چاہئے۔ ان اختلافات کو اطاعت سے باہر نکلنے کا ذریعہ نہ بنالیں۔ بلکہ جو بھی اولوالامر ہے اس تک اپنا اختلاف پہنچا دیں۔ نہیں تو خلیفۂ وقت تک پہنچا دیں۔ اور اس کے بعد نظام جس طرز پر آپ سے کام کرنے کی جو توقع کر رہا ہے اس کے مطابق کام کرتے چلے جائیں اور اسی طرح پہلے بھی جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جماعت میں نظام کی اطاعت پیدا کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ جہاں بھی جائیں، جہاں بھی متعین ہوں افراد جماعت میں جماعت کے نظام کا صحیح احترام پیدا کریں۔ ان کو صحیح اہمیت بتائیں۔ پس یہ اس صورت میں ہوگا جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا کہ جب ہر سطح پر آپ کے اپنے عملی نمونے سامنے ہوں گے۔

نمازوں اور دعاؤں کی طرف پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ دوبارہ یاد کراتا ہوں کہ ہر کام ہمارے دعا سے ہونے ہیں اور حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ آپ کے جو کام ہونے ہیں دعا سے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی دعا سے ہونی ہے۔ اس لیے وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو خالصتاً حضرت مسیح موعود کی فوج کے ان سپاہیوں میں شامل کیا ہے جنہوں نے تفقہ فی الدین کے بعد اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے ان کے لئے تو خاص طور پر بہت زیادہ ضروری ہے کہ اپنی دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ نوافل کی طرف بہت توجہ دیں۔ نمازوں کی ادائیگی صحیح کریں اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا تعلق پیدا کریں جو کہ ایک حقیقی مومن کا اللہ تعالیٰ سے ہونا چاہئے اور جس کی بار بار حضرت مسیح موعود نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔

اللہ کرے آپ لوگ میدان عمل میں بھی اپنے پاک نمونے دکھانے والے ہوں اور کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں بلکہ ہر شخص جو آپ کو دیکھے وہ یہ کہے کہ یہ مربیان جو جامعہ سے نکلے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور (دعوت الی اللہ) کے لحاظ سے بھی اعلیٰ نمونے پیش کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ دعا کرلیں۔

(اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی)

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ

سلسلہ سہروردیہ کے صوفی بزرگ

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی 1183ء میں کوٹ کروڑ (ضلع مظفر گڑھ) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام بہاؤالدین اور کنیت ابو محمد تھی۔ آپ کے والد محترم کا نام شیخ وجیہہ الدین اور والدہ محترمہ کا نام بی بی فاطمہ تھا جو کہ مولانا حسام الدین ترمذی کی صاحبزادی تھیں۔

آپ کے جد امجد حضرت مولانا شیخ کمال الدین علی شاہ خاندان قریش کے معزز فرد تھے۔ وہ مکہ مکرمہ سے خوارزم آ کر آباد ہوئے اور پھر ملتان میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ قریشی، اسدی، ہاشمی تھے۔ آپ کی تعلیم کا آغاز بہت چھوٹی عمر میں ہوگیا۔ اس کے بعد آپ خراسان تشریف لے گئے۔ وہاں سے حصول علم کے لئے بخارا، مکہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس کا سفر کیا۔ حدیث شریف کی طلب میں یمن بھی گئے۔ مدینہ میں معروف محدث شیخ کمال الدین یمنی سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

بغداد میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے خلافت پائی۔ مرشد نے خرقہ خلافت عطا فرمایا اور حکم دیا کہ ''ملتان جا کر دین کی تبلیغ کرو۔'' ملتان آ کر غیر معمولی مقبولیت حاصل کی۔ آپ برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ سہروردیہ کے بانی ہیں۔ شہنشاہ ہند سلطان شمس الدین التمش نے آپ کو ''شیخ الاسلام'' کا عہدہ پیش کیا جو آپ نے قبول کر لیا۔ آپ نے شاعری بھی کی۔

آپ کے سات صاحبزادے تھے۔ حضرت بہاؤالدین زکریا نے 80 سال کی عمر میں 1262ء کو وفات پائی۔ آپ کا مزار ملتان میں زیارت گاہ عام ہے۔ مزار پر نصف دائرے کی شکل کا گول گنبد ہے اور چینی کی خوبصورت کاشی کا کام کیا گیا ہے۔ بعض روایات کے مطابق آپ نے اپنا مقبرہ خود تعمیر کرایا تھا۔

آپ کی تعلیمات تمام لوگوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آپ کے نام کی نسبت سے ملتان یونیورسٹی کا نام ''بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی'' اور ایک خصوصی ٹرین کا نام بھی جو روزانہ کراچی اور ملتان کے درمیان چلتی ہے بہاؤالدین زکریا ایکسپریس رکھا گیا۔

بہاؤالدین زکریاؒ، بابا فریدالدین گنج شکرؒ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122919 میں حسن علی

ولد قاسم علی قوم بھٹی پیشہ ہنرمند مزدوری عمر21سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jhangar Hakim Wala ضلع و ملک Nankana Sahib Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔حسن علی گواہ شد نمبر1۔صدیق احمد ولد سلطان احمد گواہ شد نمبر2۔قاسم علی ولد خان محمد

مسل نمبر122920 میں اعظم علی

ولد قاسم علی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر17سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jhangar Hakim Wala ضلع و ملک Nankana Sahib pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔اعظم علی گواہ شد نمبر1۔صدیق احمد ولد سلطان احمد گواہ شد نمبر2۔قاسم علی ولد خان محمد

مسل نمبر122921 میں آفاق احمد

ولد تنویر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر21سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Gugo Mandi ضلع و ملک Vehari Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آفاق احمد گواہ شد نمبر1۔منیر احمد ولد محمد دین گواہ شد نمبر2۔ محمد مشتاق احمد ولد اشفاق احمد

مسل نمبر122922 میں Shakirat Sadiq

زوجہ Alh J.Sadiq قوم ..... پیشہ سول ملازمت عمر50سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Oro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) Flat 50By100۔56لاکھ 50ہزار 950Naira اس وقت مجھے مبلغ 1لاکھ 29ہزار 373Naira ماہوار بصورت salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Shakirat Sadiq گواہ شد نمبر1۔ A.Waheed S/o Oladipupo گواہ شد نمبر2۔ Tahir S/o Adeyemi

مسل نمبر122923 میں Abdul Kabir

ولد Hussain قوم ..... پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر31سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Odota ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Kabir گواہ شد نمبر1۔ A.Waheed S/o Oladipupo گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Awwal S/o Iromini

مسل نمبر122924 میں Aminat Oyekola

زوجہ Nuruddin Oyekola قوم ..... پیشہ تجارت عمر19سال بیعت 2010ء ساکن Wakjaye ضلع و ملک Oyo Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22جون 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aminat Oyekola گواہ شد نمبر1۔ Abdul Ganiy S/o Dg .Amok گواہ شد نمبر2۔ Abdul Hakeem S/o Ariyo

مسل نمبر122925 میں Jubril Awotona

ولد Awotona قوم ..... پیشہ ہنرمند مزدوری عمر72سال بیعت 1981ء ساکن Ikotum ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3مارچ 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1)Bungalow۔50لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 20ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Jubril Awotona گواہ شد نمبر1۔ Imran s/o Adeyerie گواہ شد نمبر2۔ Razaq s/o A. Rasiked۔

مسل نمبر122926 میں Qamardeen Tella

ولد Tella قوم ..... پیشہ استاد عمر32سال بیعت 1994ء ساکن Osogbo ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 11250Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Qamardeen Tella گواہ شد نمبر1۔ Manzoor o s/o Djo گواہ شد نمبر2۔ Oladipupo s/o Abd Ganiy

مسل نمبر122927 میں Lateefat

زوجہ Adebisi Mustapha قوم ..... پیشہ استاد عمر52سال بیعت 1984ء ساکن Festac ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Lateefat گواہ شد نمبر1۔ Hassanat s/o Mustapha گواہ شد نمبر2۔ Adebisi Mustapha s/o Mustapha

مسل نمبر122928 میں Salman

ولد Busari قوم ..... پیشہ تجارت عمر51سال بیعت 1980ء ساکن Bashorun ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Salaman گواہ شد نمبر1۔ Abdul Hameed s/o Salaudeen گواہ شد نمبر2۔ Yusuf s/o A. Awwal

مسل نمبر122929 میں Abdul Ganiy Abdul Rafiu

ولد Abdul Rafiu قوم ..... پیشہ پنشنر عمر69سال بیعت 1969ء ساکن Onil Golobo ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50ہزار Naira ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Ganiy Abdul Rafiu گواہ شد نمبر1۔ Luqman s/o Alghazal گواہ شد نمبر2۔ Idris s/o A- Rahman

مسل نمبر122930 میں Alhaja Mulkatpopoola

زوجہ Alhaji Mudathir Popoola قوم ..... پیشہ تجارت عمر55سال بیعت 1983ء ساکن Ibeokuta ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mulkatpopoola گواہ شد نمبر1۔ A. Waheed Olays s/o Oladipupo گواہ شد نمبر2۔ Abdussobur s/o Kolade

مسل نمبر122931 میں Abdul Muhmin

ولد Olufonobi قوم ..... پیشہ ملازمت عمر40سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ogbomosho ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 65ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Muhmin گواہ شد نمبر1۔ Norooeen s/o Jubreel گواہ شد نمبر2۔ Ahmad s/o Abd Raheem

☆..........☆..........☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/اپریل 2016ء کو بیت الفضل لندن میں بوقت 12 بجے دن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ آسیہ مبارکہ صاحبہ

مکرمہ آسیہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد بشیر صاحب آف کارڈف، یو کے مورخہ 4/اپریل 2016ء کو 40 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کا دو ماہ قبل دل کا کامیاب آپریشن ہوا تھا۔ ایک ہفتہ قبل آپ کو سانس کی تکلیف ہوگئی اور ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا لیکن اس سے قبل ہی اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ 2013ء میں ربوہ سے یو کے آئیں۔ ربوہ اور کارڈف میں بطور سیکرٹری خدمت خلق جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ کا خلافت اور جماعت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا اور آپ ہمیشہ خدمت کیلئے تیار رہتی تھیں۔ نظام جماعت کی ہر طرح پابندی اور پاسداری کرتیں۔ مرحومہ بہت نیک، نماز روزہ کی پابند خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ خلیق النساء صاحبہ

مکرمہ خلیق النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد مجید صاحب سلیچہ آف کانپور، حال قادیان مورخہ 29 فروری 2016ء کو 90 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے قادیان میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کے خاوند مکرم محمد مجید صاحب سلیچہ مرحوم نے 1952ء میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ قادیان آکر بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد مخالفین نے مرحومہ پر بہت دباؤ ڈالا کہ تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے تم اپنی بچیوں کو لے کر اپنے خاوند سے علیحدہ ہو جاؤ لیکن مرحومہ نے استقامت دکھائی اور راتوں کو جاگ جاگ کر دعائیں کرتی رہیں۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے آپ پر بھی حق کھول دیا اور آپ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگئیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی حتیٰ الوسع کوشش کرتیں اور چندہ جات کی بروقت ادائیگی کے علاوہ صدقہ وخیرات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم منظور احمد سوز صاحب مرحوم سابق ناظر تعلیم قادیان) نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی ہیڈ مسٹریس کے عہدہ سے ریٹائر ہوئی ہیں۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد کاہلوں صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ مورخہ یکم جنوری 2016ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، مہمان نواز، ملنسار، غریب پرور، بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتیں اور جماعتی رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں۔ نو سال تک بطور صدر لجنہ ٹھرو منڈی ضلع سیالکوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ وفات سے چند روز قبل سیکرٹری مال کو گھر بلا کر وصیت کا حساب مکمل ادا کرنے کے بعد اضافی چندہ بھی دیا۔ مرحومہ حضرت چوہدری فتح دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رحمت علی ظہور صاحب آف شالا مار ٹاؤن لاہور مورخہ 26 مارچ 2016ء کو بعمر 68 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ نمازوں کی پابند اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرنے والی نیک اور رحمدل خاتون تھیں۔ آپ نے بہت ساری دعائیں زبانی یاد کر رکھی تھیں۔ طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتیں۔ محلے کے احمدی اور غیر از جماعت بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ خلافت سے بہت لگاؤ تھا اور حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت اہتمام سے سنتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مبشر احمد جاوید صاحب

مکرم مبشر احمد جاوید صاحب آف ملتان مورخہ 23 فروری 2016ء کو بعمر 59 سال حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ مرحوم گزشتہ 18 سال سے بطور خادم بیت السلام خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ انتہائی فرض شناس اور نڈر احمدی تھے۔ ہر دم چوکس اور ہوشیار نظر آتے تھے۔ مرحوم نے ایک جماعتی کیس میں تین ماہ تک جیل میں قید و بند کی صعوبت بھی برداشت کی۔ مرحوم کو خدمت دین کا جنون کی حد تک شوق تھا اور آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ مرحوم بہت فراخ دل اور ہمدرد انسان تھے۔ دوسروں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ بڑے اخلاص سے اپنے مرحوم بھائی کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کے تمام اخراجات اور کفالت کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ابن مکرم انیس الرحمٰن صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 27 مارچ 2016ء کو ایک حادثہ کے باعث 38 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم دارالصناعة میں کام کرتے تھے۔ ڈیوٹی پر جا رہے تھے کہ ایک ٹریفک حادثہ میں موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت خاموش طبیعت اور نرم مزاج کے مالک انسان تھے۔ کبھی کسی سے تلخ بات نہ کرتے اور ہمیشہ سب سے مسکراہٹ کے ساتھ ملتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم منظور احمد خان رند صاحب نصرت آباد ربوہ کی آنکھ کا اپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں متوقع ہے۔ ایک آنکھ کی بینائی ایک آپریشن کے دوران ختم ہوگئی ہے۔ یہ آپریشن مزید پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے کیا جارہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ دے نیز جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم نصرت منور صاحب سیکرٹری مال دارالعلوم جنوبی احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم مصطفیٰ بیگ صاحب حال امریکہ عارضہ قلب میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ دل کے تین والو بند ہیں اور دل کمزور ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز آئندہ کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد عمر قمر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب دارالرحمت غربی ربوہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی، درازی عمر اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم اشتیاق الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ سمندری ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں اور مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید مرحوم کے والد محترم مبارک احمد باجوہ صاحب مورخہ 6-اپریل 2016ء کو ہالینڈ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 9-اپریل کو ہالینڈ میں ہی مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت مولوی احمد یار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت مہتاب بی بی صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ مرحوم مکرم علم دین صاحب جو کہ 1947ء میں قادیان میں شہید ہوئے تھے کے داماد اور مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے بہنوئی تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیگمات مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ، مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ، دو بیٹے مکرم عبدالرؤف باجوہ صاحب، مکرم عبدالودود باجوہ صاحب، چھ بیٹیاں مکرمہ امة القدوس صاحبہ، مکرمہ آنسہ سعادت صاحبہ، مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ، مکرمہ امة القیوم مظفر صاحبہ، مکرمہ زیب النساء مبشر صاحبہ، مکرمہ فوزیہ صاحبہ اور برادر خورد مکرم ماسٹر نصرت احمد صاحب سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور صدر مجلس انصار اللہ ہالینڈ اور قاضی سلسلہ ہالینڈ کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ اپنے بڑے بیٹے مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی شہادت پر بڑے صبر کا مظاہرہ کیا۔ پیرانہ سالی اور خرابی صحت کے باوجود پاکستان آنے کی کوشش کی مگر نہ آسکے ہر ایک کو صبر اور راضی برضا رہنے کی تلقین کی۔ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔ نیز خلافت احمدیہ کے ساتھ بہت اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649

سوئمنگ پول کا آغاز

مورخہ 23/اپریل 2016ء بروز ہفتہ سے سوئمنگ پول کے سیزن کا افتتاح ہوگا۔ مورخہ 24/اپریل 2016ء سے باقاعدہ بعد نماز عصر سوئمنگ کیلئے شفٹیں شروع ہوں گی۔ تمام خدام، اطفال اور انصار سے استفادہ کی درخواست ہے۔ ممبر شپ شروع کر دی گئی ہے۔ ممبر شپ فارم سوئمنگ پول سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

انٹری ٹیسٹ کی تیاری کلاس

نظارت تعلیم کے تحت میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلبہ وطالبات کی سہولت کے پیش نظر انٹری ٹیسٹ کی تیاری کے لئے ٹریننگ کلاس MCAT/ECAT مورخہ یکم جون 2016ء سے شروع کروائی جارہی ہے۔ اس کلاس میں تجربہ کار اساتذہ ٹریننگ دیں گے۔ یہ کورس سٹار اور کیمپس اکیڈمی سے 40% ڈسکاؤنٹ پر آفر کیا جارہا ہے۔ کلاس کا دورانیہ صبح 8 تا دوپہر 1 بجے ہوگا جبکہ یہ کلاس دو ماہ جاری رہے گی۔ کلاس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ و طالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 10 مئی 2016ء ہے۔ رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

0476212473۔03339791321

Eamil:mcat.ecat@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں بک بینک

ہر سال امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد طلبہ وطالبات نئی کتابیں وغیرہ خریدتے ہیں اور پرانی کتب جو اچھی حالت میں بھی ہوں ضائع ہو جاتی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے اس سلسلہ میں ایک بک بنک قائم کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ سابقہ زیر استعمال درسی کتب (کسی کلاس کی بھی ہوں) طلبہ وہاں جمع کرادیں۔ تاکہ وہ دوسرے مستحق طلبہ کو دی جاسکیں۔ تمام قارئین سے درخواست ہے کہ اس بارہ میں ہماری معاونت فرمائیں۔ فون نمبر برائے رابطہ:

0333-6678820-0476213600

(ناظم امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

☆............☆............☆

سانحہ ارتحال

مکرم محمد افضل بٹ صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد احسان بٹ صاحب ولد مکرم محمد طفیل بٹ صاحب مرحوم مورخہ 15/اپریل 2016ء کو وفات پاگئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اسی روز بعد نماز عشاء آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم رانا تصور احمد خاں صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اپنی اہلیہ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم محمد انعام بٹ صاحب جرمنی، خاکسار، مکرم محمد عرفان بٹ صاحب، مکرم محمد عمران بٹ صاحب ربوہ، پانچ بیٹیاں مکرمہ مسرت طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد بٹ صاحب کراچی، مکرمہ بشریٰ توصیف صاحبہ اہلیہ مکرم توصیف احمد صاحب واہ کینٹ، مکرمہ نصرت لئیق صاحبہ اہلیہ مکرم لئیق احمد بٹ صاحب جرمنی، مکرمہ وحیدہ توقیر صاحبہ اہلیہ مکرم توقیر احمد میر صاحب لاہور، مکرمہ نویدہ جمیل صاحبہ اہلیہ مکرم جمیل احمد صاحب جرمنی، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کریسنٹ فیبرکس 2016Sumer کے ڈیزائن

لان ہی لان (چیلنج ریٹ)

ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)

سراج مارکیٹ ربوہ: 0476-211510 : 0344-7801578

Warda فیبرکس

گرمی آئی لان لائی

لان ہی لان

تمام لان انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔

سونف کھانے کے فائدے

سونف پاک وہند، جاپان، ہانگ کانگ، مالٹا اور وسطی یورپ میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں ایک بستانی اور دوسری جنگلی، ان میں سے ایک کو ہم خود اگاتے ہیں اور دوسری جنگلوں میں خود رو پیدا ہو جاتی ہے۔ سونف کے عرقیات اور روغنیات نکالے جاتے ہیں جن کے بے شمار فوائد ہیں۔ سونف کا مزاج گرم اور خشک ہے۔

سونف ایک خوشبودار بیج ہے جس کو ہم مختلف کھانوں میں استعمال کرتے ہیں جس کے استعمال سے ہمارے کھانے بھی خوشبودار بن جاتے ہیں۔ دراصل یہ ایک ترکاری جسے ہم سویا کا نام دیتے ہیں اس کا بیج ہے۔ سویا کی پتیاں پکانے کے کام آتی ہیں۔ قدیم یونانی لوگ اس کا استعمال بہت زیادہ کرتے تھے۔

☆ سونف بینائی کو تیز کرتی ہے۔

☆ سونف کھانا جلد ہضم کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔

☆ سونف پیٹ کے درد میں مفید ہے اس کے کھانے سے پیٹ صاف ہو جاتا ہے۔ موٹاپے کو کم کرنے میں مددگار ہے۔ زکام کی صورت میں سونف کے ساتھ لونگ پانی میں ابال کر پیا جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔

☆ سونف کا جوشاندہ پیٹ کے مروڑ، ریاح اور قبض کو ختم کرتا ہے۔

☆ عرق سونف جوڑوں کے دردوں اور سوجن میں مفید ہے۔

☆ کمزوری دماغ میں سونف کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

☆ گردے کی پتھری میں سونف کا استعمال فائدہ مند ہے۔

☆ جگر کی کمزوری میں بھی فائدہ دیتی ہے۔

اگر مثانے کا ورم ہو تو سونف کا استعمال فائدہ مند ہوتا ہے۔

☆ سینے کی جلن میں سونف کا استعمال فائدہ دیتا ہے۔

(نارتھ سٹار 14 فروری 2016ء)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

اتھوال فیبرکس

بوتیک ھی بوتیک نیز لان بوتیک چیلنج ریٹ پر

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اتھوال: 0333-3354914

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 22/اپریل

طلوع فجر	4:05
طلوع آفتاب	5:30
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:44
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	33 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	18 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22۔اپریل 2016ء

8:20 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کا خطاب 30 مئی 2012ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 22۔اپریل 2016ء

مکان برائے فروخت

سنجیدہ آفر پر فوری فروخت کرنا ہے۔

رقبہ دس مرلے، تین بیڈ روم، سٹنگ روم، سٹڈی روم، کچن، پورچ۔ خوب مضبوط اور اونچا بنا ہوا مکان ہے۔

رابطہ: 03361758760,03336709576

عظیم پارک (ناصر آباد جنوبی) ساہیوال روڈ ربوہ

بجلی آئے نہ آئے۔ لبرٹی کی لان سب کو بھائے

لبرٹی فیبرکس

اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-47-6213312

SkyLinks

ID-1773 TRAVEL CONSULTANT

تمام ایئر لائن کے ٹکٹ، ٹریول انشورنس اور ہوٹل بکنگ کی جاتی ہے۔

بیسمنٹ A-3 سماء پلازہ، نزد سونہری بینک، جناح ایونیو، بلیو ایریا اسلام آباد

051-2348486, 051-2803118-9

0300-5559773,0307-5182464

0321-55999004,0321-5599005

FR-10

SCHOOL OF CHAMPS

بہترین صاف ستھرے ماحول میں آڈیو ویڈیو سسٹم کے ساتھ

بالمقابل ابراہیم چکی دارالرحمت شرقی الف نزد بیت البشیر

0333-6705013,0331-7724545,047-6211551

Daily Spoken English Classes on Skype from Canada

ماہ اپریل میں Admission 70% Off